REGD No L 5254

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْفَضْلُ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

الفضل

روزنامہ

لاہور

یوم یکشنبہ

شرح چندہ

سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲½ "

فی پرچہ ۱ ر

۲۹ رجب المرجب ۱۳۷۰ھ

جلد ۳۹/۵	۶ ہجرت ۱۳۳۰ ہش ۶ مئی ۱۹۵۱ء	نمبر ۱۰۶

اخبار احمدیہ

ربوہ ۵ مئی۔ مکرم پرائیویٹ سکرٹری صاحب نے حسب ذیل تار حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ارسال کیا ہے:۔

"گو کل جمعہ کو بخار نہیں ہوا۔ اور کونین کے دو انجکشن کئے گئے۔ لیکن شام کے وقت بخار پھر ہو گیا۔ اور گیارہ بجے رات کو ۱۰۲ درجے تک پہنچ گیا۔ دل بہت کمزور ہو گیا اور نبض بھی خفی ہو گئی۔ اور بے چینی بڑھ گئی۔ لیکن کوئی آدھ گھنٹے کے بعد حالت قدرے بہتر ہو گئی۔ مگر بخار اب بھی ہے اور کونین کا ایک اور انجکشن کیا گیا ہے۔"

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

لاہور ۵ مئی۔ جماعت احمدیہ لاہور کی طرف سے ڈاکٹر محمد عبد الحق صاحب اور ملک ڈاکٹر عبد الحق صاحب جو شیخ محمد شریف صاحب (اقبال لوٹ ہاؤس کوئٹہ) کے ہمراہ حضور ایدہ اللہ کے طبی معائنے اور مشورے کے لئے تشریف لے گئے تھے۔ آج واپس لاہور پہنچ گئے۔

لاہور ۵ مئی۔ نواب سیدہ امۃ الحفیظ صاحبہ اطلاع دیتی ہیں کہ نواب عبد اللہ خاں صاحب کی طبیعت ہفتہ عشرہ سے پھر خراب ہے۔ سانس کھنچکر آنے کے دورے اکثر شام یا صبح کو ہو جاتے ہیں۔ ٹمپریچر ۹۹ تک ہو جاتا ہے اور دل میں بھی قدرے کمزوری ہو گئی ہے۔ احباب موصوف کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔

کراچی ۵ مئی۔ مجلس دستور ساز کے صدر مسٹر تمیز الدین خاں آج شام لاہور کے لئے روانہ ہو گئے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

محامد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

"اللہ جلشانہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو صاحب خاتم بنایا یعنی آپ کو افاضہ کمال کیلئے مہر دی جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی اسی وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ٹھیرا یعنی آپ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے۔ اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے۔ اور یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی" (حقیقۃ الوحی)

حکومت پنجاب آئندہ پانچ سال میں امداد باہمی کے اصولوں پر بیس ہزار مکانات تعمیر کرے گی

لاہور ۵ مئی۔ آنریبل سید علی حسین شاہ گردیزی وزیر ترقیات نے ایک انٹرویو کے دوران میں اس امر کا انکشاف کیا۔ کہ حکومت پنجاب مکانوں کی قلت کے مسئلہ کو حل کرنے کے لئے آئندہ پانچ سالوں میں لاہور۔ لائل پور منٹگمری ملتان۔ گوجرانوالہ۔ راولپنڈی سرگودھا گجرات۔ جھنگ اور سیالکوٹ کے شہروں میں امداد باہمی کے اصولوں پر بیس ہزار مکان تعمیر کرنے پر سنجیدگی سے غور کر رہی ہے۔ پنجاب میں امداد باہمی کی تحریک کا ذکر کرتے ہوئے موصوف نے کہا۔ کہ اس تحریک کے نئے رجحانات سے صوبے کے تمام اقتصادی اور معاشرتی نظام کو قلیل عرصہ میں بدل دینے کے زبردست امکانات کا پتہ چلتا ہے۔ جس کی بدولت بے روزگاری میں کمی۔ کاریگروں کی قوت معاش میں بیشی اور عوام الناس کے معیار زیست میں اضافہ ہو جائے گا۔ آپ نے یہ بھی کہا۔ کہ تقسیم کے بعد محکمہ امداد باہمی نے آٹھ لاکھ سے زائد محتاج مہاجرین اور غیر مہاجرین کی مالی امداد۔ کاروباری سہولیات۔ بحالیاتی مواقع کی بہم رسانی اور فنی اعانت سے خدمت کی ہے۔ محکمہ کی تجارتی ترقی پر تبصرہ کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ پارچہ بافی کفش دوزی۔ نجاری آہنگری۔ ہوزری۔ دری بافی۔ اور صابون سازی ایسی مختلف صنعتی انجمنوں کی مشترکہ سکیموں کے تحت پچاس ہزار سے زائد دستکاروں کو مختلف صنعت بخش پیشوں پر لگایا جا چکا ہے۔

ہندوستان کو اناج تحفہ دینے کی مخالفت

واشنگٹن ۵ مئی۔ ڈیموکریٹک پارٹی کے ایک سینیٹر مسٹر میکران پارلیمنٹ میں ایک بل پیش کرنے والے ہیں۔ جس کی رو سے ہندوستان کو بطور تحفہ اناج دیئے جانے کی مخالفت کی جائے گی۔

مشرقی بنگال میں پٹ سن کے سات کارخانے

ڈھاکہ ۵ مئی۔ آج یہاں وزیر صنعت پاکستان نے انکشاف کیا کہ مرکزی حکومت ہی مشرقی پاکستان ۳ زیر تعمیر کارخانوں کے علاوہ چار اور کارخانے قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ آپ نے یہ بھی بتایا۔ کہ حکومت ملک میں سوتی کپڑے کے بھی دس کارخانے قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے*

* جس میں سے چھ کارخانے پنجاب میں ۲ مشرقی بنگال میں اور ۲ سندھ

کراچی ۵ مئی۔ مجلس دستور ساز کے بنیادی اصولوں کی سب کمیٹی کا آئندہ اجلاس ۲ جون کو منعقد ہوگا جس میں کمیٹی اپنے طریق کار کے متعلق پروگرام مرتب کرے گی۔

راولپنڈی کے مقدمہ سازش کی سماعت بہت جلد شروع ہو جائیگی

کراچی ۵ مئی۔ آج سہ پہر کو یہاں پہنچنے کے بعد اخبار نویسوں کو خان لیاقت نے بتایا۔ کہ راولپنڈی کے مقدمہ سازش کی تفتیش و تحقیق مکمل ہو چکی ہے۔ اور ملزموں کے خلاف جلد ہی مقدمے کی سماعت شروع ہو جائیگی۔ آپ نے نامہ نگاروں کو تعداد ملزمان بتانے سے انکار کر دیا۔ کشمیر میں شیخ عبد اللہ کی نام نہاد مجوزہ آئین ساز اسمبلی کے سوال پر جواب دیتے ہوئے آپ نے کہا۔ یہ اقدام سلامتی کونسل کے تازہ ترین قرارداد کے صریح خلاف ہے۔ اور مجھے یقین ہے کہ کونسل کو اپنی ذمہ داری کا احساس ہے۔ چین پر اقتصادی پابندیاں عائد کرنے کے سلسلے میں امریکی تجویز کے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے وزیر اعظم پاکستان نے کہا۔ حکومت پاکستان اس پر غور کرے گی۔ آپ نے ملزموں کے خلاف سماعت کی جگہ بتانے سے بھی انکار کیا کہ وہ کس جگہ ہوگی۔

سڑکوں کی تعمیر کا عظیم الشان منصوبہ

لاہور ۵ مئی۔ حکومت پنجاب نے صوبے میں سڑکوں کی تعمیر و مرمت کے لئے جو عظیم الشان منصوبہ تیار کیا ہے۔ اس کی رو سے ایک کروڑ دس لاکھ کے صرف سے ۱۱۰۰ میل لمبی کچی سڑکیں بنائی جائیں گی جو صوبے کے تمام دیہات کو باہم ملا دیں گی۔ اہم دیہات قصبوں اور ضلعوں کو باہم ملانے کے لئے ۳ کروڑ ۲۰ لاکھ کے صرفہ سے ۷۵۵ میل لمبی نیم پختہ سڑکیں بنائی جائیں گی۔ ۵ کروڑ کے صرفہ سے ۱۰۵۳ میل پختہ سڑکیں ضلعوں کو باہم ملانے کے لئے تعمیر ہوں گی۔ اور ۷۷۴ میل لمبی نئی وفاقی سڑکیں بنیں گی۔ بعض کو چوڑا کیا جائے گا۔ اور ۴۵۰ میل لمبی نئی پختہ سڑکیں تعمیر ہونگی۔ جن پر ۱ کروڑ روپیہ صرف ہوگا۔

مسئلہ کشمیر کو سلجھانے کے لئے سلامتی کونسل اپنی کوششوں کو تیز تر کردے

نیو یارک ۵ مئی۔ کل رات نیو یارک سے لندن کو روانہ ہونے سے قبل ایک بیان میں پاکستان کے وزیر خارجہ آنریبل چودھری محمد ظفر اللہ خاں نے سلامتی کونسل پر زور دیا کہ وہ مسئلہ کشمیر کو سلجھانے کے سلسلے میں اپنی کوششیں تیز تر کر دے۔ آپ نے کہا۔ اینگلو امریکی قرارداد کو منظور کر لینے کے پورا ایک ماہ بعد کونسل ڈاکٹر گراہم کا تقرر منظور کر لینے کے قابل ہوئی ہے جب کہ پاکستان اس گتھی کا حل بہت جلد چاہتا ہے۔ آپ نے پاکستان کی طرف سے اقوام متحدہ کے نئے نمائندے کو کامل تعاون کا یقین دلاتے ہوئے کہا۔ لیکن اس میں کیا شک ہے کہ ان کی کامیابی کا زیادہ انحصار ہندوستان کے موجودہ رویے میں تبدیلی پر ہے۔ وزیر خارجہ پاکستان لندن میں دو روزہ قیام کے بعد عازم کراچی ہوں گے۔ لندن کے قیام میں آپ مسٹر اٹیلی اور برطانوی وزیر خارجہ مسٹر موریسن سے ملیں گے۔

پنجاب کے مالی مطالبوں پر اتفاق

لاہور ۵ مئی۔ ہز ایکسیلنسی سردار عبد الرب نشتر گورنر پنجاب نے ایک بیان میں کہا ہے۔ کہ پنجاب میں مہاجرین کی مستقل آبادکاری کے سلسلے میں مالی مطالبات کے مطابق جو کانفرنس مرکز اور پنجاب کی حکومتوں کے نمائندوں میں راولپنڈی میں ہوئی تھی۔ اس میں تمام موٹے موٹے اصولوں پر اتفاق ہو گیا ہے۔ کراچی میں وزرائے اعلیٰ کی کانفرنس تین بجے ہوگی۔

کراچی۔ وزیر خزانہ مسٹر غلام محمد نے اس امر کا اظہار کیا ہے۔ کہ جلد ہی وزرائے اعلیٰ کی ایک کانفرنس گذشتہ سے پیوستہ کراچی میں منعقد ہوگی۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

روزنامہ الفضل لاہور
۶ رمئی ۱۹۵۱ء

شرمناک جھوٹ

ہم نے مولوی محمد حنیف صاحب ندوی مدیر الاعتصام سے بارہا عرض کیا ہے کہ آپ علمی باتیں کم کیا کریں کیونکہ حکماء کا فیصلہ ہے کہ جب انسان کا علم اس کی عقل سے بڑھ جائے۔ تو اس کے لئے بہت خطرناک ہو جاتا ہے۔ مگر مولوی صاحب ہیں کہ ہماری درخواست کو ذرا وقعت نہیں دیتے اور اپنی علمیت کا اظہار کرتے ہی چلے جاتے ہیں۔ اور اپنی عقل کی تنگ دامانی کا کوئی خیال نہیں کرتے۔

نئی بات یہ ہوئی ہے کہ چند روز ہوئے الفضل میں ایک دوست مکرم محمد عبد الحق صاحب کا ایک مضمون آیات "لو تقول علینا" کے متعلق شائع ہوا تھا جس میں شرح عقائد نسفی علامہ فخر الدین رازی امام ابو جعفر طبری علامہ زمخشری اور علامہ شیخ احمد صاوی کے حوالے دے کر ثابت کیا گیا تھا۔ کہ اسلام کے جید اور مسلمہ علماء نے ان آیات کی تفسیر یہی کی ہے۔ کہ جھوٹے نبی کو اللہ تعالےٰ زیادہ مہلت نہیں دیتا۔ شرح عقائد نسفی کے الفاظ حسب ذیل ہیں۔

"یہ بات عقلی طور پر ناممکن الوقوع ہے
کہ اتنی کامیابی ایک غیر نبی کو حاصل
ہو جس شخص کو خدا جانتا ہو۔ کہ یہ
جھوٹا ہے۔ پھر اسکو تئیس برس
کی مہلت دے۔"

(ترجمہ عربی عبارت صنہ۱)

حقیقت یہ ہے کہ تقریباً تمام مفسرین نے سچے نبی کی مہلت ۲۳ سال ہی مقرر کی ہے۔ یہ مہلت حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کے دعوائے نبوت سے لے کر آپ کی وفات تک کی مدت ہے۔ تمام مفسرین نے اس مہلت کو نبی کی صداقت کا معیار ٹھہرایا ہے۔ مگر جب مسیح موعود علیہ السلام نے اس مہلت کو اپنی صداقت کے معیار کے طور پر پیش کیا۔ "علماءھم" نے اس آیت کی تاویلیں کرنا شروع کر دیں کسی نے کہا یہ صرف رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے خاص ہے۔ کسی نے کہنا شروع کیا کہ یہ سلوک صرف اس وقت سچے نبی سے کیا جاتا ہے۔ جب وہ بعض جھوٹی باتیں اللہ تعالےٰ کی طرف منسوب کر دے۔ حالانکہ اگر آیہ کریمہ کو سیاق و سباق میں رکھ کر سوچا جائے۔ تو ان میں سے کوئی ایسے معنے پیدا ہی نہیں ہو سکتے۔

ایک معمولی سمجھ کا انسان بھی سمجھ سکتا ہے۔ کہ یہ آیات حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کی صداقت ثابت کرنے کے لئے پیش کی جا رہی ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

فَلَآ اُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُوْنَ وَمَا لَا تُبْصِرُوْنَ۔ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ۔ وَّمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ۔ وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ۔ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِيْنَ۔ وَاِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ۔ وَاِنَّا لَنَعْلَمُ اَنَّ مِنْكُمْ مُّكَذِّبِيْنَ وَاِنَّهٗ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ وَاِنَّهٗ لَحَقُّ الْيَقِيْنِ۔ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ۔

یعنی میں اس کی جو تم دیکھتے ہو اور جو تم نہیں دیکھتے قسم کھاتا ہوں کہ یقیناً قرآن کریم عزت والے رسول کا قول ہے۔ اور کسی شاعر کا قول نہیں۔ مگر تم کم ہی ایمان لاتے ہو۔ اور نہ کسی کاہن کا قول ہے مگر تم کم ہی نصیحت پکڑتے ہو۔ یہ رب العالمین کی طرف سے اتارا گیا ہے۔ اور اگر یہ پیغمبر اپنی جھوٹی باتیں ہماری طرف منسوب کرتا۔ تو ہم اسکو دائیں ہاتھ سے پکڑ لیتے اور پھر ہم ضرور اس کی رگ جان کاٹ دیتے۔ اور تم میں سے کوئی بھی اس سے روکنے والا نہ ہوتا۔ اور یقیناً یہ قرآن کریم متقیوں کے لئے نصیحت ہے۔ اور یقیناً ہم جانتے ہیں۔ کہ تم میں سے مکذبین ہیں۔ اور البتہ یہ کافروں کے لئے حسرت ہوگی اور یقیناً یہ یقینی حق ہے۔ پس تو اپنے رب کے نام کی تسبیح کرتا چلا جا۔

صاف ظاہر ہے کہ کافروں اور مکذبوں کے سامنے یہ ثبوت پیش کیا جا رہا ہے۔ اور ان سے کہا جا رہا ہے کہ یہ قرآن کریم جو محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) سنا رہے ہیں کسی شاعر یا کاہن کا کلام نہیں۔ بلکہ ہمارے رسول کا کلام ہے۔ یعنی محمد صلے اللہ علیہ وسلم وہی باتیں پیش کر رہا ہے۔ جو ہم اس کو سکھاتے ہیں۔ خود گھڑ گھڑ کر ہماری طرف منسوب نہیں کر رہا۔ اگر وہ ایسا کرتا تو ہم اسکو زندہ نہ چھوڑتے۔

کتنی صاف بات ہے کوئی ذرا سی عقل رکھنے والا انسان ان آیات سے کوئی اور معنے نہیں لے سکتا۔ اب چونکہ یہ بات محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق کہی گئی تھی۔ قدرتاً مفسرین نے یہ نتیجہ نکالا کہ اگر کوئی مدعی نبوت بعد دعوئے نبوت اتنی مدت زندہ رہے۔ جتنی مدت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم دعوئے نبوت کے بعد زندہ رہے تو سمجھنا چاہئے کہ وہ نبی سچا ہے۔

جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب اسکو اپنی صداقت کے معیار کے طور پر پیش کیا۔ تو مخالف مولویوں نے مسلمہ مفسرین کے علی الرغم اس قدرتی اور سیدھی سادھی بات کو غت ربود کرنے کی کوشش شروع کر دی۔ کیونکہ اس کے سوا ان کے پاس اب کوئی چارہ ہی نہ تھا۔ اتنا روشن اور صحیح معیار صداقت اور کیا ہو سکتا ہے۔ مگر چونکہ ان کے دل مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا اس طرح واضح ہونا پسند نہیں کر سکتے تھے اس لئے انہوں نے عجیب و غریب تاویلیں شروع کر دیں

انہی جدید تاویلوں کا سہارا لے کر مولوی ابو الحسنات صدر مرکزی جمعیۃ العلماء نے مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق اس رائے کا اظہار کیا۔ جو مکرم عبد الحق صاحب نے اپنے مضمون میں روزنامہ احسان سے نقل کی ہے۔ یعنی جھوٹا نبی اللہ تعالےٰ پر افترا پر افترا باندھتا چلا جائے۔ وہ اسکو کچھ نہیں کہتا۔ اور چونکہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ سچے نبی تھے۔ اس لئے ان کو ذرا سے افترا پر جان سے مار دینے کی دھمکی دی گئی ہے۔

اسی بات کو مولوی محمد حنیف صاحب ندوی مدیر الاعتصام نے اپنی علمیت کا ناجائز استعمال کر کے اپنے ہفت روزہ کی اشاعت ۲ر اپریل ۱۹۵۱ء میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ خیر ہم سمجھتے ہیں کہ بطور "علماءھم" یہ ان کا پیدائشی حق تھا۔ ہمیں اس پر اعتراض نہیں کرنا چاہیئے۔ مگر مولوی صاحب نے ایک ایسا صریح جھوٹ بولا ہے کہ اسے پڑھ کر خود ہمیں بھی شرم آگئی ہے۔ اس لئے کہ اگرچہ وہ "علماءھم" ہی میں سے سہی مگر پھر بھی محمد رسول اللہ علیہ وسلم کی امت اپنے آپ کو کہتے ہیں۔ غیروں کو معلوم ہوگا تو کیا کہیں گے کہ کیا اسلام ایسے ہی جھوٹ بولنے والے علماء پیدا کر سکتا ہے؟ اس لئے ہمیں بھی شرم آگئی ہے کہ مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے۔

اے دل تو نیز خاطرِ ایناں نگاہ دار
کآخر کنند دعوئ حُبِّ پیمبرم

مولوی صاحب مندرجہ بالا من گھڑت تاویل پر اپنی علمیت کا پورا صفحہ خرچ کرنے کے بعد فرماتے ہیں:-

آیت مرقومہ بالا کا یہ مطلب تو ایسا جچا ہوا اور معقول ہے جو سب کو متاثر کریگا اب قادیانی بدمزاقی ملاحظہ ہو کہ انہوں نے تقول کے معنے میں عموم پیدا کیا اور کہا کہ اس سے مراد جھوٹا نبی ہے۔ پھر جب دیکھا کہ جھوٹا نبی بھی زندہ رہتا ہے۔ اور خدا کی دی ہوئی ڈھیل سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ تو محض اس اتفاق سے کہ آنحضرت نے برابر ۲۳ سال تک اللہ کی دعوت کو لوگوں تک پہنچایا ہے یہ استدلال کیا کہ جھوٹا نبی ۲۳ سال تک جھوٹ نہیں بول سکتا۔

مولوی صاحب خدا کو حاضر ناظر سمجھ کر بتائیے کہ کیا آپ نے مکرم عبد الحق صاحب کے مضمون میں وہ حوالے نہیں پڑھے تھے۔ کیا ان حوالوں کو پڑھ کر کوئی شخص یہ افترا گھڑ سکتا ہے۔ جو آپ نے گھڑا ہے کہ قادیانیوں نے یہ معنے خود بنائے ہیں۔ آہ! آہ!! اس صادق و مصدوق صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا صحیح پیشگوئی فرمائی ہے۔

علماءھم شرٌّ من تحت ادیم السماء

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کی اشاعت

دوستوں کی بڑھتی ہوئی خواہش کو پورا کرنے کے لئے بک ڈپو تالیف و تصنیف نے مندرجہ ذیل کتب شائع کی ہیں

(۱) حقیقۃ الوحی کاغذ قسم اول ۰ــ۰ــ۸ روپے
(۲) " " " دوم ۰ــ۰ــ۶ "
(۳) تجلیات الٰہیہ ۰ــ۴ــ۰
(۴) کشتی نوح اعلےٰ کاغذ ۰ــ۸ــ۰
(۵) " " ادنیٰ " ۰ــ۶ــ۰
(۶) براہین احمدیہ حصہ پنجم کاغذ قسم اول ۰ــ۴ــ۳ "
۷ " " " دوم ۰ــ۱۲ــ۲ "

اگر کوئی جماعت مجموعی طور پر ۱۰۰ روپے کی کتب خریدے گی اور بذریعہ ڈاک منگوائے گی تو اسے محصول ڈاک معاف ہوگا۔ بصورت دیگر پانچ فیصدی کمیشن دیا جائے گا

(ناظر تالیف و تصنیف ربوہ)

ملک روس - روسی لوگ - روسی طاقت

از مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر ایم اے مبلغ اسلام مقیم واشنگٹن امریکہ

(۱)

سیاسیات عالم میں کمیونزم اور ڈیماکریسی کے الفاظ کی اہمیت محتاج بیان نہیں۔ آئندہ جنگ کے امکانات کا تصور اس قدر بھیانک ہے کہ دنیا کے ہر ملک میں معمولی تعلیم یافتہ لوگ بھی روس اور امریکہ کی اس کشمکش کے متعلق تھوڑا بہت ضرور جانتے ہیں اور حقیقت بھی یہ ہے کہ اگر تیسری جنگ چھڑ گئی تو دنیا کا شاید ہی کوئی قطعہ اس کے مہیب شعلوں کی لپیٹ سے بچ سکے گا۔ مگر اس کشمکش کے اسباب اور پس منظر کو صحیح طور پر سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ روس اور امریکہ کے طبعی اور جغرافیائی حالات وہاں کی قوموں اور ان کے مذہبی تمدنی معاشی اور سیاسی رجحانات کا ایک بنیادی جائزہ لیا جائے۔ اس سلسلہ میں "روس کی عائلی زندگی" پر ایک دوست کا مفید مضمون حال ہی میں الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ خاکسار نے اپنے مضمون میں ایک اور جہت سے روس اور روسیوں کے متعلق ایک مرتب شکل میں ضروری معلومات پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ امید ہے کہ احباب کے لئے دلچسپی اور فائدہ کا موجب ہو گا

ملک روس اور اس کا رقبہ

روس کا رقبہ ۸۵ لاکھ مربع میل ہے۔ دنیا کا اور کوئی ملک ایسا نہیں جو خشکی کے قطعے کی صورت میں ایک حکومت کے ماتحت ہو اور پھر اس سے زیادہ رقبہ رکھتا ہو۔ روس اس لحاظ سے کرۂ ارض کے قابل رہائش قطعے کے چھٹے حصہ پر محیط ہے۔ اگر اس کی مغربی حد موجودہ سیاسی تقسیم کی رو سے وسط یورپ میں برلن سے ٹکراتی ہے۔ تو اس کا مشرقی سرا سات ہزار میل دور امریکہ کے مقبوضہ علاقے الاسکا کے قریب تک جا پہنچتا ہے۔ اس کی شمالی اور جنوبی حدوں کے درمیان بحر منجمد شمالی سے افغانستان تک ۳ ہزار میل کی مسافت حائل ہے۔ گویا دوسرے الفاظ میں روس کی سرحدیں ۳۵ ہزار میل کی لمبائی میں بارہ مختلف ممالک سے ٹکراتی ہیں اگر بعض ممالک کے ساتھ ان حدود کا تعین دریاؤں اور پہاڑوں کے قدرتی ذرائع کے ساتھ کیا گیا ہے۔ تو دوسری طرف ایسے ذرائع کے فقدان کی وجہ سے یہ حد بندی طول بلد اور عرض بلد کے حساب سے بھی کی گئی ہے۔ پھر بھی روس کی حدود کی دو تہائی مسافت ساحل سمندر ہے۔ ایک طرف بحر منجمد شمالی ہے۔ دوسری طرف بحیرۂ بالٹک تو تیسری طرف بحرالکاہل مگر ان ساحلوں کا باقی سال کا اکثر حصہ منجمد رہتا ہے۔ اس لئے ایسی بندرگاہوں کی تعداد نہایت قلیل ہے جو سارا سال کارآمد ہوں۔ ان جغرافیائی حالات کے مدنظر روس ہی دنیا کی ایک ایسی بڑی طاقت ہے جو بقیہ دنیا سے سلسلہ آمد و رفت قائم رکھنے کے لئے دوسرے ملکوں کی مرہون منت ہے۔ مثلاً بحیرہ روم میں جہاز رانی کے لئے روس کو ترکی کے پانیوں سے گزرے بغیر چارہ نہیں۔

روس کا اکثر حصہ میدانی ہے۔ جو یا تو بالکل ہموار ہے یا چھوٹی چھوٹی پہاڑیوں پر مشتمل ہے۔ بالخصوص شمال اور مغرب کی طرف۔ یہی وجہ تھی کہ نپولین اور ہٹلر جیسے حملہ آوروں کو اندرون روس تک پہونچنے میں زیادہ دقت نہ ہوئی۔ اور یہی وجہ ہے کہ روس اپنے مغربی ہمسایوں کو مشتبہ نظروں سے دیکھتا رہا ہے۔

آب و ہوا

روس کے اکثر حصہ کی آب و ہوا گرمیوں میں سخت گرم اور سردیوں میں شدید سرد ہے۔ جنوبی روس میں گرمیوں کا موسم نسبتاً زیادہ لمبا ہوتا ہے موسم گرما ختم ہوتے ہی آغاز خزاں سے شمالی برفانی ہوائیں سائبیریا کے میدانوں سے اٹھ کر ملک کے بیشتر حصہ کے ٹمپریچر کو درجہ انجماد تک بلکہ اس سے بھی نیچے پہونچا دیتی ہیں۔ اور بیشتر ملک برف سے ڈھک جاتا ہے اس قسم کی آب و ہوا کا طبعی نتیجہ یہ ہے۔ کہ اس وسیع برصغیر کے معتد بہ حصہ میں زراعت بہت محنت کی متقاضی ہے۔ اور روسی آبادی کو اناج اور دوسری فصلوں کے اگانے میں برفانی طوفانوں سے تباہی کے خطرات کا ہر سال سامنا کرنا پڑتا ہے

قدرتی دولت

روس کو جملہ ضروری معدنیات کی کمی نہیں ماسوا قدرتی ربڑ۔ ٹین اور یورینیم ایسی چند دھاتوں کے دنیا کے جنگلات کے رقبہ کا پانچواں حصہ روس کے اندر ہے۔ اور اس وجہ سے مختلف ضروریات کی لکڑی بھی بافراغت مل جاتی ہے۔ اسی طرح پانی سے بجلی بھی کثیر مقدار میں اور آسانی سے پیدا ہو سکتی ہے۔ دھاتوں کی جہت سے امریکہ اور روس کی برابر کی چوٹ ہے۔ اور کوئلے کے ذخیروں کے متعلق تو ماہرین کا اندازہ ہے کہ موجودہ خرچ کی رفتار سے وہ آئندہ چھ ہزار سال تک بھی کافی ہوں گے۔ مگر مٹی کے تیل کے سلسلہ میں ابھی یقینی معلومات نہیں کہ واقعی اس ملک کے اندر مٹی کے تیل کی اس قدر مقدار موجود ہے۔ جس کا خود سوویٹ حکومت کو اندازہ ہے۔ ان معلومات کے پس منظر سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ روس اپنے باشندوں کی بنیادی ضروریات کے پورا کرنے کے لئے کسی بڑی حد تک اپنے آپ کو بیرونی ممالک کا محتاج نہیں سمجھتا۔

روس کے لوگ

روس کی آبادی کا اندازہ ۲۰۰ ملین یا بیس کروڑ کے لگ بھگ ہے۔ یعنی پاکستان سے قریباً اڑہائی گن اور ہندوستان کی دو تہائی۔ آخری مردم شماری ۱۹۳۹ء میں ہوئی جس کی رو سے یہ اندازہ لگایا گیا تھا کہ اس آبادی کا چونسٹھ فیصدی حصہ دیہات میں اور بقیہ ۳۶ فیصدی شہروں میں رہتا ہے۔ مگر جنگ عظیم ثانی کے بعد شہروں کی آبادی کی نسبت پہلے سے بڑھ گئی ہے۔ اس آبادی کا اکثر حصہ یورپین روس میں ہے۔ بالخصوص دریائے والگا کے دونوں طرف کے میدانوں میں اور روس کے شمالی حصہ یعنی سائبیریا میں تو آبادی ایک کس فی مربع میل سے زائد نہ ہوگی۔ روسی نظام حکومت کے ماتحت آبادی کے اس بحر عظیم سے ایک وسیع فوج کی تیاری کوئی ناممکن الحصول مرحلہ نہیں رہ جاتا۔

چونکہ جنگ عظیم اول سے لے کر روس نے اپنے آپ کو دو بڑی لڑائیوں اور ایک انقلاب میں الجھایا ہے۔ اس لئے گزشتہ بیس پچیس سال میں جنگ کے سلسلوں میں ہونے والی اموات کی وجہ سے اب موجودہ آبادی میں بوڑھے مردوں کی تعداد نسبتاً کم ہے۔ اور جوانوں کی زیادہ ویسے بھی سوویٹ حکومت نے آبادی کو بڑہانے کی کئی تجاویز کو جامۂ عمل پہنایا ہے۔ مثلاً جن لوگوں کی اولاد زیادہ ہو۔ ان پر ٹیکس نسبتاً کم ہے۔ زیادہ بچوں والی ماؤں کو تمغوں اور انعامات کے ذریعے ممتاز کر کے دوسروں کیلئے نمونہ بنایا جاتا ہے۔ اسقاط حمل کرانا سوائے خطرہ جان کی صورت میں ڈاکٹری مشورہ کے بغیر قانوناً منع ہے۔ طلاق کے حصول میں حکومت نے کئی قسم کی قانونی مشکلات پیدا کر رکھی ہیں

روس کی یہ آبادی قریباً ڈیڑھ سو مختلف قوموں پر مشتمل ہے۔ ان میں یورپین بھی ہیں اور ایشیائی بھی۔ جرمن اور یونانی بھی اور چینی اور کورین بھی۔ مگر سب سے زیادہ حصہ سلاوک نسل کے لوگوں کا ہے۔ ان مختلف قوموں کی شکل و شباہت۔ تاریخی روایات السنہ۔ مذاہب اور عادات و تمدن میں خاصہ فرق ہے۔ جس کے معنی یہ ہیں۔ کہ کمیونزم کا نظام ان لوگوں پر مسلط کر دینے کے باوجود بھی تمام آبادی میں وحدتِ خیال اور وحدتِ مفاد کا پیدا کرنا کوئی آسان امر نہیں۔

تہذیب و تمدن

ویسے تو روس کا تمدن خاصہ قدیم ہے۔ اور ملکی روایات ادب۔ آرٹ اور سائنس کے خوبیوں کی حامل ہیں۔ مگر کمیونسٹ حکومت کے قیام کے بعد سے تہذیب و تمدن کی پرانی روایات کو کمیونسٹ رنگ میں ڈھالنے کی مہم پوری وسعت اور تیزی سے جاری ہے۔ روسی حکومت کا منتہائے نظریہ ہے۔ کہ خواہ ادب ہو یا آرٹ سائنس ہو یا موسیقی۔ ان کا اسلوب کمیونزم کی بنیادوں سے کسی طور سے بھی مختلف نہ ہو۔ اس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ تاریخ جغرافیہ۔ ادب وغیرہ کی درسی کتب کو بھی اس نظریہ کے ماتحت نئے سرے سے مرتب کیا گیا ہے۔ اور روسی بچوں کی تعلیم و تربیت ابتدا سے ہی ایسے رنگ میں ہوتی ہے۔ کہ وہ بچپن سے ہی کمیونزم کے سانچے میں ڈھل جائیں۔ سائنس اور دوسرے علوم میں تحقیق و جستجو کے میدان کو بھی اس طریق سے ہموار کیا گیا ہے۔ کہ طلباء اور علماء کے رجحانات صرف اشتراکی شاہراہوں پر ہی گامزن ہو سکیں۔

تعلیم

روس میں تعلیم کے حصول کے لئے مدارس اور یونیورسٹیوں کا وسیع انتظام ہے۔ اور ان مدارس میں صنعتی اور ٹیکنیکل علوم پر خاص طور پر زور دیا جاتا ہے۔

مذاہب

ویسے تو سوویٹ حکومت کے قیام کے بعد سے گذشتہ تیس سال کے عرصہ میں حکومت نے باقاعدگی کے ساتھ مذہبی سرگرمیوں کو دبانے کی مسلسل کوشش کی ہے۔ مگر حالات اور تجربات کے نتیجہ میں حکومت کی پالیسی میں حال ہی میں یہ تبدیلی ضرور آئی ہے۔ کہ اگر پہلے چرچوں کو براہ راست کچلنے کی کوشش کی جاتی تھی۔ تو اب ان کو اشتراکی مقاصد کا آلۂ کار بنانے کی مہم جاری ہے۔ بالخصوص روسی آرتھوڈاکس چرچ تو اب سرکاری پراپیگنڈا کا ذریعہ بنایا جا رہا ہے۔ اس کے بالمقابل رومن کیتھولک اور مسلمان بھی کثیر تعداد میں ہیں تو سہی۔ لیکن ان کے کوئی منظم اور سرگرم گروہ موجود نہیں ہیں۔ پروٹسٹنٹ عیسائیوں کی تعداد بہت قلیل ہے۔ یہودیوں کی تعداد روس میں امریکہ کے بعد دوسرے درجہ پر ہے۔ مگر یہ یہودی بھی نام کے یہودی ہیں۔ ان میں مذہبی تعلیم پر عمل کی کوئی شدت باقی نہیں۔

سیاسی نظام

یوں تو کمیونزم بھی ایک قسم کی ڈیماکریسی کا ہی دعویدار ہے۔ کیونکہ سپریم سوویٹ کونسل کے ممبران انتخاب کے ذریعہ عمل میں آتے ہیں۔ مگر یہ انتخاب برائے نام ہی ہے۔

لیکن عملی طور پر اس کی کچھ بھی حقیقت نہیں ہے۔

بڑی بات تو یہ ہے کہ جو لوگ کمیونسٹ پارٹی کے عہدہ دار یا سوویٹ حکومت کی خفیہ پولیس کے ارکان ہیں۔ وہی امیدواران کی اس فہرست کو تیار کرتے ہیں جس پر پبلک کو رائے دینے کے لئے کہا جاتا ہے۔ روسی طریق انتخاب میں ایک نشست کے لئے ایک سے زیادہ امیدواروں کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اس لئے ووٹر کے لئے اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں۔ کہ یا تو ان امیدواروں کے حق میں ووٹ دے یا کمیونسٹ پارٹی کے افسران کی ناراضگی کا نشانہ بنے۔ یہ صحیح ہے کہ سوویٹ آئین حکومت لوگوں کو آزادئ اظہار رائے اور دوسری سول لبریٹیز دینے کا دعویٰ کرتا ہے۔ مگر یاد رکھنے کی بات یہ ہے۔ کہ اس آئین کو چلانے والے وہی لوگ ہیں۔ جو کمیونسٹ پارٹی کے استبدادی نظام کے ماتحت منتخب ہوئے ہیں۔

سٹالین

روسی حکومت کا کرتا دھرتا سٹالین روس کے صوبہ جارجیا کے ایک غریب گھرانے میں پیدا ہوا۔ سوویٹ نظام حکومت میں اسکی شخصیت مجسم قانون ہے۔ اور یہ اقتدار سیاسی امور میں ہی نہیں۔ بلکہ معاشیات سائنس اور دوسرے سوشل امور پر بھی ممتد ہے۔

پولٹ بیورو

سٹالین کے بعد نظام حکومت کی باگ ڈور گیارہ شخصیتوں کے ہاتھ میں ہے۔ جن کی مجلس پولٹ بیورو کے نام سے موسوم ہے۔ ان کے نام یہ ہیں۔ (۱) مولوٹوف (۲) میلن کوف۔ (۳) بیریا۔ (۴) وارشلوف (۵) میکویان۔ (۶) بلگانین۔ (۷) کاگانووچ (۸) اندریوبو (۹) کروشچیو (۱۰) کوسیجین اور (۱۱) شورنک۔

ملک کی عمومی پالیسی پر اثرانداز ہونے والے تمام اہم امور پر اسی مجلس میں بحث ہوتی ہے۔ مغربی مبصرین کا اندازہ ہے کہ ان میں سے مولوٹوف اور میلن کوف نسبتاً زیادہ بارسوخ ہیں۔

کمیونسٹ پارٹی

یہ سمجھنا غلط ہے۔ کہ روس میں کمیونسٹ نظام حکومت ہونے کی وجہ سے تمام لوگ ہی کمیونسٹ پارٹی کے ممبر بھی ہیں۔ درحقیقت اس پارٹی کے موجودہ باقاعدہ اور منظم ممبران کی تعداد ساٹھ لاکھ کے لگ بھگ ہے۔ ہر آدمی کو درخواست رکنیت دینے کے باوجود بھی کڑی نگرانی اور اچھی خاصی جانچ پڑتال کے بعد ممبر بنایا جاتا ہے۔ مگر پھر سرکاری عہدے بھی انہی لوگوں کے ہاتھ میں رہتے ہیں۔ اور چونکہ اشتراکی نظام کے ماتحت یہ ممبران اپنے بالائی افسران کی ہدایات کو جامہ عمل پہنانے کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ اس لئے یہ سمجھنا آسان ہو جاتا ہے۔ کہ طریق انتخاب کے رواج کے باوجود روس میں ڈکٹیٹرشپ کا دور دورہ ہے۔

خفیہ پولیس

کمیونسٹ پارٹی کے دوش بدوش ملک بھر میں خفیہ پولیس کا ایسا وسیع جال بچھا ہوا ہے جس کی وسعت کے ساتھ کسی اور ملک کو کوئی نسبت ہی نہیں۔ یہ خفیہ پولیس والے پارٹی کے خاص معتمد علیہ ارکان میں سے چنے جاتے ہیں۔ اور ان کا تقرر حکومت کے تمام شعبوں میں ہوتا ہے۔ حتیٰ کہ خود کمیونسٹ پارٹی پر بھی خفیہ پولیس کے آدمی مقرر کئے جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ پارٹی کے غیر مطمئن اراکین پر وقتاً فوقتاً مقدمے چلا کر ان کو سخت سزائیں دی جاتی رہی ہیں۔

انتخابات

اس سے قبل ذکر کیا جا چکا ہے۔ کہ انتخابات کے موقع پر امیدواران کی صرف ایک سلیٹ یا فہرست ہی ووٹران کے سامنے پیش کی جاتی ہے۔ لیکن اس کے باوجود بھی الیکشنوں کے موسم میں حکومت لاکھوں لاکھ روبل پروپیگنڈا پر خرچ کرتی ہے۔ اور گاؤں گاؤں قصبے قصبے میں میٹنگیں منعقد کی جاتی ہیں۔ جن میں امیدواران کی قابلیت اور کمیونسٹ پارٹی کے ذریعے سے ملک کی ترقی کے گن گائے جاتے ہیں۔

قانون سازی

سوویٹ دستور اساسی کی رو سے حق قانون سازی سپریم سوویٹ کونسل کو حاصل ہے۔ مگر اس کونسل کا اجلاس سال میں ایک دو دفعہ سے زیادہ منعقد نہیں ہوتا۔ اس موقع پر اجلاس کی کارروائی بالعموم کیبنٹ کے نافذ کردہ قوانین اور تجویز کردہ بجٹ کی توثیق کے علاوہ صرف ایسی تقریروں پر مشتمل ہوتی ہے۔ جن میں گورنمنٹ کو اسکی کامیابیوں پر سراہا جاتا ہے۔

انصرام حکومت

حق انصرام حکومت کونسل وزراء کو حاصل ہے۔ سوویٹ کیبنٹ کے ممبران اہم شعبہ ہائے حکومت کے صدر بھی ہوتے ہیں۔ اس کونسل کی صدارت خود سٹالین کرتا ہے۔

عدالت

سوویٹ نظام حکومت میں ججوں کا تقرر بھی بذریعہ انتخاب ہوتا ہے۔ ہر عدالت میں بالعموم تین جج ہوتے ہیں۔ ان میں سے ایک تحصیل علم قانون کا باقاعدہ تعلیم یافتہ ہوتا ہے۔ اس کا انتخاب تین سال کے لئے عمل میں لایا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ دو پبلک مشیر people's Assessors نسبتاً مختصر میعاد کے لئے مقرر ہوتے ہیں۔ ان ججوں کے نام بھی الیکشن کے امیدواروں کی فہرست میں درج ہونے سے قبل کمیونسٹ پارٹی کی طرف سے پاس کئے جاتے ہیں۔ اس لئے لامحالہ سوویٹ نظام کا جوڈیشل شعبہ بھی اپنے فیصلوں میں آزاد نہیں۔ ماتحت عدالتوں کے فیصلوں کی اپیل سپریم کورٹ تک کی جا سکتی ہے۔

معاشی نظام

دستور اساسی کی رو سے تو ملک کی تمام طبعی دولت کی مالک پبلک ہے مگر درحقیقت اس کی تقسیم۔ پیداوار کا کنٹرول اور قومی آمد کی تقسیم حکومت کرتی ہے۔ سوویٹ ایکانومی کے اکثر حصہ کی مالک حکومت براہ راست طور پر ہے اور خود اس کو چلاتی ہے۔ قریباً ساری انڈسٹری شہری تجارت تمام بنک۔ تمام ذرائع آمد و رفت دوسرے ممالک کے ساتھ تجارت کی درآمد برآمد سب پر حکومت خود قابض ہے۔ زراعت بالعموم بڑے بڑے اشتراکی فارموں کی صورت میں ہوتی ہے اور ان فارموں کی مالک بھی حکومت ہوتی ہے اور وہ فارم منیجر کا تقرر کرتی ہے جس کے ماتحت کسان کام کرتے ہیں۔

ادھر یہ کہا گیا ہے کہ ملک کی مصنوعات کی مالک بھی حکومت ہے۔ مگر حکومت یہ انتظام بھی منیجروں کے ذریعہ سے کرتی ہے۔ جو اپنے کارخانہ کے "سرمایہ" آمد اخراجات وغیرہ کا اسی طرح سے حساب رکھتے ہیں جس طرح جمہوری ممالک میں ایک آزاد کمپنی۔ اسی طرح اگرچہ ظاہری شکل آزاد کمپنی کی ہی رہتی ہے مگر نہ صرف سرمایہ کی اصل مالک حکومت ہوتی ہے بلکہ کارخانوں کی بنیادی پالیسی اور منیجروں کا تقرر بھی حکومت ہی کرتی ہے۔ ویسے منیجروں کو اس طے شدہ پالیسی کی حدود کے اندر وسیع اختیارات حاصل ہوتے ہیں۔ وہ اخراجات کو کم کرنے اور آمد کو بڑھانے کے جملہ ذرائع کو بروئے کار لانے کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ اس سلسلے میں وہ حسب ضرورت اپنے بنکوں سے قرض بھی لیتے ہیں اور کارکنوں کو مقرر کرنے یا برخواست کرنے کے حقوق بھی رکھتے ہیں۔ ان کارخانوں کے منیجروں کو تنخواہ کے علاوہ امتیازی کارکردگی پر بونس بھی ملتے ہیں۔ سوویٹ حکومت میں اعلیٰ افسران کے بعد اگر کوئی طبقہ سہولت و فراغت کی زندگی گزارتا ہے تو وہ ان زراعتی فارموں اور صنعتی کارخانوں کے منیجروں کا ہے معقول تنخواہ اور بونس کے علاوہ دیگر ضروریات زندگی کے حصول میں جو سہولتیں ان کو حاصل ہیں وہ مزدوروں یا کسانوں کو حاصل نہیں۔

انفرادی کاروبار

سوویٹ قانون کے ماتحت پرائیویٹ منفعت کے لئے کسی چیز کا بنانا یا تجارت کرنا یا دوسرے لوگوں کو ملازم رکھنا ناجائز ہے مگر معمولی پیشہ وروں مثلاً موچی۔ لوہار یا معمولی مرمت کرنے والے کو ذاتی طور پر اپنا کاروبار کرنے کی اجازت ہے۔ ڈاکٹر کو اجازت ہے کہ سرکاری خدمت کے بعد آزاد وقت میں پرائیویٹ پریکٹس بھی کرے۔ مگر ظاہر ہے کہ ان سخت کڑی پابندیوں کے بعد کسی وسیع پیمانہ پر کاروبار کا سوال ہی پیدا ہی نہیں ہو سکتا۔

مزدور طبقہ

سوویٹ حکومت کے اس وسیع کارخانہ کو چلانے کے لئے لازماً کارکنان کی کثیر تعداد میں ضرورت پڑتی ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ سرکاری ملازمین کی تعداد کوئی تین کروڑ تک جا پہنچی ہے ان کی تنخواہوں کا سسٹم اس طریق سے وضع کیا گیا ہے کہ جس کے ذریعے سے کارکنان سے زیادہ سے زیادہ کام لیا جا سکے۔ مثلاً بہت سے کارخانوں میں تنخواہ تیار کردہ جنس کی تعداد یا مقدار کے اندازہ پر معین کی جاتی ہے۔ پھر جو مزدور اپنے کوٹے سے بڑھ کر کام کریں ان کو بونس بھی دیئے جاتے ہیں۔ ان مزدوروں کو پہلے صنعتی سکولوں میں تعلیم دی جاتی ہے اور ایسے سکولوں کے انتخاب کے لحاظ سے جو میں انہیں مختلف صنعتوں میں لگایا جاتا ہے۔ کام پر دیر سے پہنچنے والے یا کام میں "مجرمانہ غفلت" دکھانے والے مزدوروں کو جرمانہ کے علاوہ قید کی سزا بھی دی جاتی ہے۔ کسی مزدور کے لئے ایک کارخانہ سے دوسرے کارخانہ میں تبدیلی حاصل کرنا کارے دارد ہے۔

ان مزدوروں کی اپنی یونینز ہیں مگر ان کی باگ ڈور بھی کمیونسٹ پارٹی کے ہاتھ میں ہے دوسرے ملکوں میں تو لیبر یونین مزدوروں کے لئے بہتر تنخواہیں اور دوسری مراعات حاصل کرنے میں کوشاں ہوتی ہیں۔ مگر روس میں یونین کو مزدوروں کی تنخواہوں کے متعلق گفت و شنید کا حق حاصل نہیں۔ کیونکہ تنخواہیں خود حکومت مقرر کرتی ہے۔ البتہ ایسے امور مثلاً مختلف کارخانوں میں مزدوروں کے کام کی جگہیں حوادث سے محفوظ ہوں کا خیال یہ یونینز رکھتی ہیں۔

غلام مزدور

مگر ان مزدوروں کے علاوہ کارخانوں میں کام کرنے والوں کا ایک معتدبہ حصہ ان "غلام مزدوروں" پر مشتمل ہے جو یا تو جرمنی یا جاپان سے لائے گئے یا تھے تو وہ روسی ہی مگر وہ خفیہ پولیس یا اپنے کارخانہ کے منیجر کے عتاب کا شکار ہوئے۔ ایسے غلام مزدوروں کی تعداد کا اندازہ آسان نہیں مگر کم سے کم تعداد بیس لاکھ اور زیادہ سے زیادہ ۲ کروڑ تک بیان کی جاتی ہے۔ ایسے لوگوں کو بالعموم معدنی کانوں میں جنگلات میں یا سڑکیں کاٹنے کے کاموں پر لگایا جاتا ہے۔ ان لوگوں کی زندگی بہت زبوں حالی میں بسر ہوتی ہے۔

(باقی)

جلسہ تقسیم انعامات مدرسہ تعلیم الاسلام - قادیان

(از مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے ناظر تعلیم و تربیت قادیان)

آجکل مدرسہ تعلیم الاسلام بہشتی مقبرہ اور بڑے باغ کے متصل اس مکان میں کھلتا ہے۔ جس میں زلزلہ کے ایام میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام قیام پذیر ہوئے تھے۔ مورخہ ۲۲ اپریل کو صبح ۶½ بجے وہاں جلسہ تقسیم انعامات منعقد ہوا۔ عزیز محمد حنیف کی تلاوت اور عزیز مذکور و عزیز عبد الحمید ملکانہ کی نظم خوانی کے بعد خاکسار نے رپورٹ سنائی۔ پھر مکرم و محترم صاحب صدر یعنی مولوی عبد الرحمٰن صاحب مولوی فاضل ناظر اعلےٰ و امیر مقامی نے اس امر پر خوشی کا اظہار کیا۔ کہ جیسا کہ رپورٹ میں ذکر ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ کے تین بزرگ جو بطور ابتدائی مدرس و ہیڈ ماسٹر و ٹیوٹر کے تھے۔ سرزمین ہند میں اس وقت تک زندہ موجود ہیں۔ نیز بعض اصلاحات کی طرف توجہ دلائی۔ اور دینیات میں اچھے نمبر حاصل کرنے والوں کے لئے دس روپے اور بچوں میں مٹھائی تقسیم کرنے کے لئے دس روپے اپنی طرف سے عنایت فرمائے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء بعد ازاں آپ نے انعامات تقسیم کئے۔ جو سلسلہ کی کتب وغیرہ کی شکل میں تھے۔ اور حاضرین سمیت دعا فرمائی۔

رپورٹ اور اعلےٰ نمبر حاصل کرنے والوں کے اسماء درج ذیل ہیں:۔

رپورٹ

احباب کرام السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اشتہار مورخہ ۵ دسمبر ۱۸۹۷ء کے ذریعہ جماعت احمدیہ کو اس امر کی تحریک کی۔ کہ قادیان میں ایک مڈل سکول قائم کیا جائے۔ تاکہ بچوں کو مروجہ تعلیم کے علاوہ مذہبی تعلیم دے کر اشاعت اسلام کے لئے تیار کیا جائے۔ اور فرمایا کہ اس وقت تک فلاں پانچ احباب نے ساڑھے چودہ روپے ماہوار مدرسہ کے لئے چندہ دینے کا وعدہ کیا ہے اور تحریک فرمائی کہ ہر صاحب توفیق مدرسہ کے لئے ماہوار چندہ کی رقم مقرر کرکے اطلاع دے۔

مکرم بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی فرماتے ہیں کہ ابھی باقاعدہ مدرسہ قائم نہیں ہوا تھا۔ کہ میں نے از خود چھوٹے بچوں کو جمع کرکے موجودہ دفتر بیت المال کی عمارت میں جو مرزا امام دین کمال دین صاحبان کی مملوکہ تھی۔ پڑھانا شروع کیا اور کچھ عرصہ بعد باقاعدہ مدرسہ کا قیام عمل میں لایا گیا۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب فرماتے ہیں۔ کہ مدرسہ کی مجلس منتظمہ کے صدر حضرت مولوی نور الدین صاحب (خلیفۃ المسیح اول رضؓ) اور جائنٹ سکرٹری جو بعد میں سیکرٹری مقرر ہوئے۔ حضرت مولوی عبد الکریم رضؓ صاحب تھے۔ ۳ جنوری ۱۸۹۸ء کو مدرسہ کا اجراء ہوا۔

اس کی پانچ جماعتیں تھیں اور اس پرائمری مدرسہ کے ہیڈ ماسٹر حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی مقرر ہوئے۔ ابتدائی اساتذہ حضرت بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی۔ مکرم مولوی فضل الدین صاحب کھاریاں اور مکرم حافظ احمد اللہ صاحب تھے۔ اور بورڈنگ کے سب سے پہلے ٹیوٹر حضرت بھائی عبد الرحیم صاحب قادیانی تھے۔ اول مدرس سے آخری مدرس تک کا مشاہرہ پندرہ سے پانچ روپے تک اور ٹیوٹر کا دو تین روپے تھا۔ مدرسہ کے اجراء کے وقت طلباء کی تعداد اڑتیس تھی۔ جو .... اس سال کے آخر تک بڑھ کر اکتالیس ہو گئی تھی۔ شروع میں مدرسہ مہمان خانہ کے کمروں میں لگایا جاتا تھا۔ بعد ازاں موجودہ مدرسہ احمدیہ والی جگہ پر مدرسہ کے لئے کچھ کمرے تعمیر ہوئے ۱۹۰۶ء میں اس مدرسہ میں بیرون پنجاب کے چھ طلباء تعلیم پاتے تھے۔ ایک حیدر آباد دکن کے۔ ایک کشمیر کے۔ دو میرٹھ کے اور دو شاہ آباد کے۔

یہ امر ظاہر و باہر ہے کہ اللہ تعالےٰ نے تعلیمی ادارہ کے قیام کی تجویز کو خوب برکت سے نوازا پہلے تو حضورؑ کے ہی عہد مبارک میں تعلیم الاسلام ہائی سکول۔ مدرسہ احمدیہ اور کالج قادیان میں اور بعض ابتدائی مدارس قرب کے دیہات تلونڈی جھنگلاں وغیرہ میں قائم ہوئے۔ پھر خلافتِ ثانیہ میں قادیان میں ڈگری کالج۔ فضل عمر ریسرچ انسٹی ٹیوٹ۔ طالبات کے لئے کالج۔ جامعہ احمدیہ جامعہ تحریک۔ اور ہندوستان اور بیرونی ممالک میں بہت سے مدارس کا قیام عمل میں آیا۔

تقسیم ملک کے اثرات کی وجہ سے مشرقی پنجاب سے جماعت احمدیہ کے کثیر حصہ کے انخلاء کے باعث قادیان کے تعلیمی ادارے بھی اس طرز پر قائم نہ رہے لیکن اس عرصہ میں غیر ممالک میں پہلے سے بھی بڑھ کر ترقی ہوئی ہے۔ چونکہ اللہ تعالےٰ نے قادیان کو موجودہ زمانہ کے لئے امّ القریٰ بنایا اور احمدیہ جماعت کے لئے اسے دائمی مرکز قرار دیا۔ اور وعدہ فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کپڑوں سے بادشاہ برکت پائیں گے اس لئے اس کی غیرت کب گوارا کر سکتی تھی کہ اپنے پیارے مرسل کا قائم کردہ سلسلہ مرکز سے یکسر مٹ جائے اسلئے اس نے مرکز میں اپنے فضلِ بیکراں اور رحمتِ بے پایاں اور قدرتِ تامہ کاملہ سے ایک حصہ کو محفوظ رکھا۔ جسے ذبیح قرار دے کر نشوونما دینا شروع کیا۔ سو اب اللہ تعالےٰ کے فضل سے صدر انجمن احمدیہ کے تمام ادارے بخوبی کام کر رہے ہیں نظارت دعوۃ و تبلیغ کے زیر انتظام تعلیم پاکر دو تین درجن مبلغ اکناف ہند میں پہنچ کر اعلائے کلمۃ اللہ کا فریضہ سرانجام دے رہے ہیں نیز جامعۃ المبشرین کی علماء اور مبلغین کی جماعتوں میں آٹھ علماء اور مبلغ تیار ہو رہے ہیں۔

علاوہ ازیں نظارت تعلیم و تربیت کے ماتحت قادیان میں طالبات کے لئے نصرت مدرسۃ البنات قائم ہے۔ جس میں سال گذشتہ میں نو طالبات تھیں۔ اب مدرسہ میں تین جماعتیں ہیں مدرسہ تعلیم الاسلام جو یکم مئی ۱۹۵۰ء کو کھولا گیا تھا۔ اس وقت اس میں پندرہ طلباء اور دو جماعتیں تھیں۔ اور اساتذہ مکرم قریشی فضل حق صاحب انچارج مدرسہ۔ مکرم مولوی محمد احمد صاحب اور مکرم حافظ الہ دین صاحب تھے۔ اب یہ پانچ جماعتوں اور چوالیس طلباء پر مشتمل ہے۔ ان میں نو غیر مسلم بچے ہیں۔ جن میں سے تین سکھ ہیں مالاباری تین اور یوپی کے بارہ اور بہار کے دو بچے تعلیم پا رہے ہیں۔ لیکن یہ وہ ہیں جن کے والدین و سرپرست قادیان میں مقیم ہو چکے ہیں۔ تین حیدر آبادی اور تین یوپی کے طلباء محض حصول تعلیم کے لئے مقیم ہیں۔ اساتذہ مکرم قریشی صاحب، مکرم ماسٹر قمر الدین صاحب شاہجہانپوری بعض مکرم حافظ صاحب تعلیم پر مقرر ہے ہیں۔ اور اب نصف وقت کے لئے مکرم سید ظفیر احمد صاحب بی اے بی ٹی کا تقرر ہوا ہے۔ امید ہے ان کی آمد سے مدرسہ کو تقویت حاصل ہو گی۔ اس مدرسہ میں دینی تعلیم کے علاوہ مروجہ نصاب کی تعلیم بھی دی جاتی ہے اور حالات ملکی کے لحاظ سے چوتھی اور پانچویں جماعتوں میں ہندی کی تعلیم کا انتظام بھی ہے علاوہ ازیں کوڈالی (صوبہ مدراس)۔ رشی نگر (کشمیر) اور کیرنگ (اڑیسہ) میں بھی ایک ایک مدرسہ قائم ہے کوڈالی میں چوبیس بچے بچیاں۔ رشی نگر میں تینتیس بچے بچیاں ابتدائی تعلیم قاعدہ یسرنا القرآن وغیرہ پاتے ہیں۔ اور مدرسہ کیرنگ کی چار جماعتیں ہیں جن میں سینتیس لڑکے تعلیم پا رہے ہیں۔ مدراس کی زبان اور ہونے کی وجہ سے بچوں کو اردو عربی ناظرہ پڑھانے میں بھی بہت مشکل درپیش ہوتی ہے۔ تاہم بعض بچے اخبار الرحمت پڑھنے کے قابل ہو گئے ہیں۔ مدراس کے لئے -/۲۸۰ روپے سالانہ گرانٹ مرکز نے مقرر کر رکھی ہے

یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ اس وقت قادیان اور سرزمینِ ہند میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہد مبارک کے مدرسہ کے سب سے پہلے مدرس۔ سب سے پہلے ہیڈ ماسٹر اور سب سے پہلے ٹیوٹر یعنی مکرم بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی۔ مکرم شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی اور مکرم بھائی عبد الرحیم صاحب قادیانی موجود ہیں۔ گویا کہ حضور کے عہد مبارک کے تعلیمی ادارہ کی جڑیں اللہ تعالےٰ نے سرزمین ہند میں زندہ محفوظ رکھی ہیں جس سے یہ رہنمائی کرنا مقصود معلوم ہوتا ہے کہ طلب العلم فریضۃ علےٰ کل مسلمٍ و مسلمۃٍ پر ہمیں پورے طور پر عمل پیرا ہونا چاہیئے۔ اور ہم ان وجودوں کے ابتدائی کام کی طرف نظر دوڑا کر اور بعد کی ترقیات کو ذہن میں لاکر اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے پُر امید رہیں کہ وہ دن دور نہیں۔ جب پھر پہلی سی شادابی اور شادمانی کا خوشکن منظر گلشن احمد اور مرکز احمدیت میں جلوہ نما ہوگا۔ بلکہ پہلے سے بڑھ کر ہر قسم کی ترقی ظہور پذیر ہوگی۔ ہمیں یہ امر بھی مدنظر ہے۔ کہ دینی تعلیم کے فوائد کے علاوہ دنیوی میدان میں بھی ہمارے لئے ترقی کا برابر سامان موجود ہے اور کوئی وجہ نہیں کہ اس میدان میں ہم دیگر اقوام کا مقابلہ نہ کریں اور دنیوی تعلیم میں ان سے گوئے سبقت لے جانے کی کوشش نہ کریں۔ ہمیں ارشاد یہ ہے کہ دینی امور ہم اس جذبہ کے ماتحت سرانجام دیں۔ گویا موت کے منہ میں کھڑے ہیں۔ اور دنیوی کام اس روح کے ساتھ سرانجام دیں گویا کبھی مرنا ہی نہیں۔

اس موقعہ پر میں سب سے درخواست دعا کرتا ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ ان مدارس کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش کی تکمیل کا ذریعہ اور ان کے طلبہ کو اور ہم سب کو بھی اسلام کا سچا خادم و پرستار بنائے نیز احباب سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کا خاص طور پر خیال رکھیں اور اساتذہ کے لئے دعائیں کریں تاکہ تمام بچے احمدیت کے درخشندہ گوہر ثابت ہوں اور تاریک بھٹکتی ہوئی دنیا کو اللہ تعالےٰ کے آستانہ پہ لانے کا موجب ہوں۔ اللہ تعالےٰ ہمیں حقیقی معنوں میں کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

جماعت چہارم

محمد حنیف (پسر مکرم حافظ سخاوت علی صاحب شاہجہانپوری) دینیات اور جماعت اور ہندی میں اول۔

رئیس الدین (پسر مکرم شیخ سلیم احمد صاحب امروہی) دینیات اور جماعت میں دوم اور حبیب الرحمٰن (پسر مکرم منشی عبد الرحیم صاحب خانی انسپکٹر بیت المال) و محمد کریم الدین حیدر آبادی (پسر مکرم محمد برہان الدین صاحب)

تین ماہ تک دیکھا جائے اس پروگرام پر کس طرح عمل کرتے ہیں

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اس کی دی ہوئی توفیق سے تحریک جدید کے چندے کے بقایا کو ادا کرنے کی طرف معتدبہ حصہ احباب نے کوشش کی ہے۔ کیونکہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آخر نومبر ۵۰ء میں نئے سال کا اعلان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا تھا کہ جن احباب کے ذمہ بیس فیصدی سے زائد بقایا ہوگا۔ ان کے وعدے نہیں قبول کئے جائیں گے۔ سوائے اس کے کہ ایسے احباب جن کے ذمہ بیس فی صدی سے زائد بقایا ہو۔ وہ تحریری یہ اقرار نامہ لکھ کر نئے سال کا وعدہ کریں کہ اب وہ گذشتہ سالوں کا بقایا ۳۰ر اپریل ۵۱ء تک ادا کر دیں گے۔ اور نئے سال کا چندہ ۳۰ر نومبر ۵۱ء تک ادا کریں گے۔ ورنہ انہیں مجاہدین اسلام کی اس فوج سے نکال دیا جائے۔ بفضل خدا ایک حصہ تو اس عہد کو پورا کر چکا ہے۔ مگر ایسے احباب جن کے ذمہ گذشتہ سالوں کا بقایا زیادہ تھا۔ کیونکہ وہ خدا کے فضل و کرم سے قربانی بھی نمایاں کرتے آرہے تھے۔ اور انقلاب کے سبب ان کا بقایا مجبوراً زیادہ بڑھ گیا۔ اور وہ ۳۰ر اپریل ۵۱ء تک ادا نہ کر سکے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور خاکسار نے ایک درخواست پیش کی۔ کہ جن کے بقایا کا بوجھ بھاری ہے۔ اور وہ ۳۰ر اپریل تک ادا نہیں کر سکے۔ ایسے احباب کو حضور مزید مہلت منظور فرما دیں۔ اس پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے قلم مبارک سے رقم فرمایا۔ کہ

"تین ماہ تک دیکھا جائے۔ اس پروگرام پر کس طرح عمل کرتے ہیں۔ جب وہ صحیح رویہ ہی اختیار نہیں کرتے۔ تو مہلت کا کیا سوال ہے؟"

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد بالا ہر ایک اس مجاہد کے سامنے جس کے ذمہ تحریک جدید کا زیادہ بقایا ہے۔ خواہ دفتر اول کے سولہویں سال کا ہو۔ خواہ دفتر دوم کے چھٹے سال کا یا گذشتہ سالوں کا بقایا ملا کر ان کا بوجھ بھاری ہو گیا ہے۔ پیش کر کے عرض ہے۔ کہ تحریک جدید کا ہر ایک مجاہد اپنا بقایا مئی ۵۱ء، جون ۵۱ء، جولائی ۵۱ء میں تین ماہ کے اندر بیباق کرنے کی جدوجہد کرے۔ تا تحریک جدید کے تبلیغی کام کو کسی طرح کا ہرج نہ ہو۔ اور وہ بھی اسی مجاہدین اسلام کی فوج میں شامل رہ سکیں۔ جو اسلام اور احمدیت کی تبلیغ کے سپاہیوں کی پانچ ہزاری فوج ہے۔

پس اے تحریک جدید کے بقایا دار سپاہیو!!! کمر ہمت باندھو اور خدا تعالیٰ کا نام لے کر اپنے بیوی بچوں کا پیٹ کاٹ کر اس تحریک میں حصہ لے لو۔ تا اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بن جاؤ۔

تحریک جدید کی اہمیت اور ضرورت کے متعلق حضور کا یہ ارشاد آپ کے ذہن میں حاضر رہے۔ فرمایا۔

"میں دیکھتا ہوں۔ کہ احمدی ہو جانے کے بعد یہ لوگ سوچتے نہیں رہتے کہ تبلیغ کا کیا مقام ہے۔ بہت سے لوگ تو

تحریک جدید کی اہمیت

کو سمجھتے ہی نہیں۔ اور وہ اس لئے چندہ دے دیتے ہیں۔ کہ میری طرف سے چندہ کی تحریک ہوئی ہے۔ اور وہ سمجھتے ہیں۔ کہ دروازہ پر سوالی آیا ہے اس کی آواز رائگان نہ جائے۔ حالانکہ یہ ان کی زندگی کا سوال ہے۔ ان کے بیوی بچوں کی زندگی کا سوال ہے۔ ان کے ایمان کا سوال ہے۔ ان کے ایمان کے بچانے کا سوال ہے۔ یہاں یہ سوال نہیں۔ کہ ہم نفلی نیکی کر کے چندہ دیتے ہیں۔ بلکہ اس پر ہماری زندگی کا انحصار ہے۔

اگر تم غیر ممالک میں اپنے مرکز نہیں بناؤ گے۔ تو جس طرح چوہے کو بل میں بند کر دیا جاتا ہے۔ تو تم بھی بعض ممالک میں اسی طرح بری طرح بند کر دیئے جاؤ گے۔ اس طرح ایسے نیک طبیعت لوگ ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں مر جائیں گے۔ جن تک تم نے احمدیت کا پیغام نہیں پہنچایا ہوگا۔ تو اس طرح تم خدا تعالیٰ کے مجرم بن جاؤ گے۔"

چونکہ تحریک جدید کے مجاہدین نے سولہ سال سے یہ اپنے ذمہ فرض قرار دے لیا ہے۔ کہ بیرونی ممالک کی تبلیغ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد مبارک پر وعدے کرتے ہوئے حصہ لیتے جائیں گے۔ اور ان کے وعدوں کا روپیہ اس تبلیغ پر خرچ ہو رہا ہے۔ اس لئے بقایا دار احباب کرام کا پہلا فرض ہے۔ کہ وہ اپنے بقایا کو ادا کر کے اس جہاد میں آگے سے آگے قدم بڑھائیں۔ اور ان تین ماہ یعنی مئی۔ جون۔ جولائی ۵۱ء میں اپنا بقایا سو فی صدی پورا کر کے رضائے الٰہی حاصل کریں۔ اس غرض کے لئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد الگ بھی بقایا داران کو معہ ان کے حساب کے...... بھیجا جا رہا ہے۔ لیکن ہو سکتا ہے۔ کہ کسی دوست کو دفتر کی اطلاع نہ مل سکے۔ اس لئے اگر کسی بقایا دار کو اپنا حساب معلوم نہ ہو۔ تو وہ "وکیل المال تحریک جدید ربوہ" سے اپنا حساب دریافت فرمائیں۔

ہاں وہ احباب جن کا ابھی تک دفتر اول کا سترھواں سال اور دفتر دوم کا ساتواں سال ادا نہیں ہوا۔ اور ان کے ذمہ خدا کے فضل سے کوئی بقایا بھی نہیں ہے۔ انہیں آج سے ہی یہ کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ ان کا یہ وعدہ ۳۱ر مئی ۵۱ء تک سو فی صدی ادا ہو جائے۔ اس لئے کہ ۳۱ر مئی کو سال رواں کے چھ ماہ ختم ہو جاتے ہیں۔ اور چھ ماہ کے اندر ادا کرنے والے احباب سابقون الاولون میں بھی آجاتے ہیں

وکیل المال تحریک جدید

تقسیم انعامات مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان (بقیہ صفحہ ۲)

دینیات میں سوم۔

جماعت سوم

عبدالحمید (پسر مکرم عبدالرحیم صاحب ملکانہ انسپکٹر بیت المال) دینیات اور جماعت میں اول۔ محمد بوٹا (ولد مکرم سردار احمد صاحب عرف سرائنادار الصحت) و عبدالحفیظ صاحب حیدر آبادی (پسر مکرم شیخ بالے صاحب دینیات اور جماعت میں دوم۔ اختر حسین (پسر مکرم احمد حسین صاحب شاہجہانپوری) جماعت میں دوم بشیر علی (پسر مکرم جمیل احمد صاحب امروہی) دینیات میں سوم

جماعت دوم

مہر دین (پسر مکرم محمد عمر صاحب دہلوی) و زین العابدین مالاباری (پسر مکرم ایچ۔ اے حسین صاحب مرحوم) دینیات میں اول۔ مہر دین مذکور جماعت میں اول۔ صدیق احمد (پسر مکرم نور محمد صاحب درویش) و بشیر احمد حیدر آبادی (پسر مکرم عبدالرزاق صاحب) دینیات میں دوم۔ بشیر احمد حیدر آبادی مذکور و سید شہادت حسین (پسر مکرم سید میافت حسین صاحب بہاری مرحوم) جماعت میں دوم۔ بشیر احمد حیدر آبادی مذکور دینیات میں سوم۔

فریق اعلیٰ

بشیر محمد (ولد مکرم میاں فوجو (سکنہ ویلا بجو) اول۔ عبدالحمید (پسر حافظ موصوف) و جلال الدین (پسر مکرم ایچ۔ اے حسین (مالاباری مرحوم) دوم

فریق ادنیٰ

عبدالرحمٰن (پروردہ مکرم چوہدری منظور احمد صاحب چیمہ) اول۔ عبداللہ (پروردہ مکرم خواجہ عبدالستار صاحب کشمیری۔ عبدالکریم (پسر مکرم عبدالرحیم صاحب ملکانہ موصوف) محمد یوسف (پسر مکرم جمیل احمد صاحب موصوف) عمر الدین (پسر مکرم محمد عمر صاحب موصوف) دوم

صفائی اور نظامت کے انعامات

اختر حسین مذکور۔ حبیب الرحمٰن مذکور۔ بشیر محمد مذکور۔ محمد کریم الدین حیدر آبادی (پسر مکرم محمد برہان الدین صاحب) و بشیر احمد حیدر آبادی مذکور (علاوہ ازیں نصرت مدرسۃ البنات میں اول و دوم رہنے والی طالبات کو لجنہ اماء اللہ کی معرفت انعامات دیئے گئے ہیں)

درخواست دعا

مکرم خورشید عمر صاحب کے غلط ٹیکا لگ جانے کی وجہ سے سخت تکلیف ہو گئی ہے۔ حتیٰ کہ کان تک بند ہو گئے ہیں۔ تمام احباب جماعت کی خدمت میں دردمندانہ درخواست ہے۔ کہ عزیزم کی جلد از جلد کامل صحت یابی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں نیز ہمارے بھائی محمد لطیف صاحب کو بعض آزمائشیں در پیش ہیں۔ اس کیلئے بھی عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔ رشید شہامت علی [illegible]

اراضی ربوہ کے متعلق ضروری اعلان

(۱) ربوہ دار الہجرت میں جلد سے جلد آبادی کی ضرورت ہے۔ سابقہ تجربہ بتلاتا ہے۔ کہ احباب عمدہ ٹکڑے اپنے لئے ریزرو کرا لیتے ہیں۔ لیکن مقررہ مدت کے اندر مکان کی تعمیر نہیں کرتے۔ جس کی وجہ سے بعض دوسرے دوست جو جلد مکان کی تعمیر کی توفیق رکھتے ہیں۔ مکان تعمیر نہیں کر سکتے۔ اور اس طرح شہر کی ترقی میں خواہ مخواہ کی روک پیدا کی روک پیدا ہو رہی ہے

ان تمام امور پر غور کرتے ہوئے الاٹمنٹ کمیٹی اراضی ربوہ نے اپنے اجلاس مورخہ ۱۷ اپریل ۱۹۵۱ء میں حسب ذیل تجویز کی ہے جو بعد منظوری سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز احباب کی اطلاع کیلئے شائع کی جاتی ہے:-

"محلہ "س" میں آبادی کے لئے قطعات دینے کیلئے اساسی طور پر یہ اصل قرار دیا جاتا ہے کہ اُن مقاطعہ گیران کو مقدم کیا جائے گا جو فوری طور پر مکان بنانے کا یقین دلائیں اور مکان کیلئے مطلوبہ اینٹوں کی رقم صدر انجمن احمدیہ میں بمد خریداری اینٹ جمع کرا دیں اور اپنی درخواست میں اس بات کا یقین دلائیں کہ بموجب اعلان شائع شدہ الفضل ۱۲ ستمبر ۱۹۴۷ء قطعہ کی الاٹمنٹ کی اطلاع ملنے کے دو ماہ کے اندر اندر اپنے مکان کی تعمیر شروع کر دیں گے۔ اور چھ ماہ کے اندر اندر اُسے مکمل کر لیں گے۔ ورنہ وہ الاٹمنٹ بغیر نوٹس منسوخ سمجھی جائیگی۔ اور دوسرے مستحق کو جو ان شرائط کا منشاء پورا کریگا دی جائے گی۔ مکان سے مراد کم از کم ایک رہائشی کمرہ ہے جن دوستوں کی الاٹمنٹ ایک دفعہ مندرجہ بالا شرائط کے پورا نہ ہونے کی وجہ سے منسوخ ہو گی۔ اُنہیں محلہ الف۔ ب یا محلہ ج میں جگہ مل سکے گی۔"

(۲) جن دوستوں کی طرف سے اس اعلان کی اشاعت کے ایک ماہ کے اندر اندر اینٹوں کی قیمت ناظم صاحب جائداد کے پاس بمد خریداری اینٹ جمع ہو جائے گی۔ اُن کا فیصلہ کمیٹی کر دے گی۔ باقی دوستوں کے متعلق زمین بیچنے کی صورت میں بعد میں فیصلہ کیا جائیگا (۳) اینٹوں کیلئے کم از کم تین صد روپے کی رقم جمع کرائی جائے اور ساتھ دفتر ہذا کو بھی اطلاع دی جائے۔ اس سے کم رقم جمع کرانے کی صورت میں غور نہ ہو سکے گا۔ کمی بیشی بعد میں adjust کر دی جائیگی

(خاکسار:- عبد الرشید قریشی سیکرٹری الاٹمنٹ کمیٹی اراضی ربوہ ضلع جھنگ)

حصول قبضہ و انتقال مقاطعہ اراضی ربوہ دار الہجرت کے متعلق ضروری اعلان

(۱) قابل تقسیم پلاٹس کی مستقل پلاٹ بندی کے اخراجات کو پورا کرنے کے لئے فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ آئندہ ہر پلاٹ کا قبضہ دیتے وقت مقاطعہ گیر سے -/۳ (تین روپے) فی پلاٹ بطور فیس نشاندہی چارج کئے جائیں۔ احباب مطلع رہیں۔

(۲) بعض دوست لیز (Lease) کا حق دوسرے کے نام منتقل کرانا چاہتے ہیں۔ اس کے لئے مناسب سمجھا گیا ہے۔ کہ پہلے اس کا اعلان اخبارات میں کر دیا جایا کرے۔ تا اگر کسی دوسرے دوست کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ پیش کر سکے۔ لہذا دوست آئندہ انتقال کی درخواست کے ساتھ -/۱۰ روپے (دس روپے) برائے اخراجات اشاعت اعلان انتقال اراضی ربوہ محاسب صاحب ربوہ کے نام ارسال فرمایا کریں۔

(۳) یاد رہے کہ درخواست برائے انتقال دو معتبر گواہوں اور امیر یا پریذیڈنٹ جماعت مقامی کی تصدیق کے ساتھ آنی چاہیئے نیز انتقال کے متعلق آخری فیصلہ کرنے کے قبل دفتر ہذا سے اجازت کا حاصل کرنا ضروری ہے۔ (اسسٹنٹ سیکرٹری کمیٹی آبادی ربوہ)

اشتراکیت ایک حد درجہ بے رحمانہ نظام ہے

بغداد ۵ مئی - مشرقی ترکستان کے ایک لیڈر مسٹر محمدؐ امین اسلامی نے بغداد کے ایک اخبار السجل میں بیان دیتے ہوئے اشتراکی طریقوں کی مذمت کی ہے۔

انہوں نے کہا۔ اشتراکیت ایک ایسا بے رحمانہ نظام ہے جو اپنے مخالفوں کو کبھی معاف نہیں کرتا۔ روس نے اپنے حکومتی نظام کو بیرونی دنیا کی نظروں سے پوشیدہ کرنے کے لئے اپنے یہاں ایک آہنی پردہ ڈال رکھا ہے۔

اس بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے "السجل" رقمطراز ہے کہ وقت آگیا ہے کہ مشرق کے غرب ملکوں کے رہنے والے آنکھیں کھول کر دیکھیں کہ روس میں کیا ہو رہا ہے اور اپنے ملکوں کو تباہی سے بچانے کے لئے اشتراکیت کے گمراہ کن پراپیگنڈا سے بچنے کے لئے ہر ممکن تدابیر اختیار کریں۔ (اسٹار)

بمبئی کے ایک علاقہ میں ہندو مسلم فساد

بمبئی ۵ مارچ - آج بمبئی میں فرقہ وارانہ فساد ہو گیا۔ جس کی وجہ سے چالیس دوکانیں اور پچاس مکان تباہ ہو گئے۔ فسادات کی وجہ سے دو اشخاص شدید مجروح حالت میں ہسپتال پہنچائے گئے پولیس نے شہر میں ۸ بجے شام سے پانچ بجے صبح تک کرفیو لگا دیا ہے شہر میں دفعہ ۱۴۴ بھی لگادی گئی ہے۔ جس کے رو سے پانچ یا پانچ سے زیادہ کا اجتماع ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس نے ایک علاقہ میں فسادروکنے کے لئے گولی چلادی۔ لیکن کوئی شخص زخمی نہیں ہوا۔

شہر میں ۲۹ اپریل کو ایک جھگڑا ہوا تھا جو کئی دنوں سے کشیدگی کا باعث بنا ہوا تھا۔ فسادیوں نے پولیس سپرنٹنڈنٹ کی کار پر بھی گولیاں برسائیں۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے

اطلاع

(الف) حلقہ وزیرآباد کے تعمیری کام اور

(ب) وزیرآباد سب ڈویژن میں ۵۲-۱۹۵۱ء کے لئے عمارتی سامان کی فراہمی کے متعلق دستخط کنندہ ذیل کو سربمہر ٹینڈرز مطلوب ہیں۔ جو $\frac{5}{51}$/۹ کو دن کے ۲ بجے تک پہنچ جانے چاہئیں۔

صرف وہ ٹھیکیدار ٹینڈر دے سکتے ہیں جو فریم کے ذریعہ ڈاٹ وغیرہ کی تعمیر کے کام کا گذشتہ تجربہ رکھتے ہوں اور اپنی اعلیٰ مالی حالت کا ثبوت پیش کر سکتے ہوں۔

ہر ایک کام کے لئے زر ضمانت مبلغ دو صد روپیہ ہوگا۔ مفصل معلومات دستخط کنندہ ذیل کے دفتر سے کام کے کسی دن اوقات کار میں حاصل کی جا سکتی ہیں۔

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ لاہور

NO-770-1-3-WA (1X)

اعلان نکاح

مکرم جناب عبدالرحمٰن خانصاحب ولد قاضی محمد شریف صاحب لدھیانوی حال کراچی کا نکاح عائشہ بیگم بنت جناب علی الدین خانصاحب کے ساتھ مولوی عبدالغفور صاحب فاضل مبلغ سلسلہ احمدیہ نے بمکان جناب ڈاکٹر حافظ عبدالجلیل خانصاحب بعوض مبلغ دوہزار مہر پر مورخہ $\frac{4}{51}$/۲۹ بروز اتوار پڑھا۔

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز و دیگر بزرگان سلسلہ کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے موجب برکت بنائے۔

خاکسار محمد علی فیروزپوری حال صدر بازار لاہور چھاؤنی

نارتھ ویسٹرن ریلوے

اطلاع

شاہدرہ اور کالاشاہ کاکو کے درمیان پل نمبر ۸ کے پرانے اور خستہ حال دروں کی بجائے ۱۶ عدد نئے معیاری محراب نما دروں کو $\frac{7}{51}$/۳۱ سے قبل مکمل کرنے کے لئے سربمہر ٹینڈر مطلوب ہیں جو کہ دستخط کنندہ ذیل کے پاس $\frac{5}{51}$/۹ کو دن کے ۲ بجے تک پہنچ جانے چاہئیں۔

صرف وہ ٹھیکیدار ٹینڈر دے سکتے ہیں جو فریم کے ذریعہ سے ڈاٹ وغیرہ کی تعمیر کے کام کا گذشتہ تجربہ اور اپنی اعلیٰ مالی حالت کا ثبوت پیش کر سکتے ہوں ہر ایک کام کے لئے مبلغ چار ہزار روپیہ ضمانت ہوگا۔ مفصل معلومات دستخط کنندہ ذیل کے دفتر سے کسی بھی کام کے دن حاصل کی جا سکتی ہیں

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ

این ڈبلیو آر لاہور

NO-770-W-1-3-WA (1X)

دعائے مغفرت

محمد صدیق صاحب جو کہ ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب روبکھی ٹیلرنگ ہاؤس اوکاڑہ کے شاگرد تھے۔ ٹائیفائیڈ سے ۲۸ اپریل جمعہ کے روز انتقال فرما گئے ہیں۔ احباب ان کی مغفرت کیلئے دعا کریں مرحوم نہایت مخلص احمدی نوجوان تھے اور تقریباً چھ ماہ پہلے بیعت کی تھی۔ ان کے والدین غیر احمدی ہیں۔ عبدالحکیم سیکرٹری تبلیغ اوکاڑہ

ماسٹر غلام محمد صاحب جو کہ اوکاڑہ میں ۱۴ اکتوبر کو شہید کئے گئے تھے ان کے مقدمہ قتل کا فیصلہ عدالت سیشن منٹگمری میں مورخہ ۲۸ اپریل کو سنایا گیا۔ اور مجرم کو عمر قید کی سزا دی گئی

عبدالحکیم سیکرٹری تبلیغ اوکاڑہ

شامی اسرائیلی تنازعہ

لیک سکیس ۵ مئی۔ شام کے فارس الخوری اس چھ نکاتی قرارداد کے لئے وسیع پیمانہ پر حمایت حاصل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں جو سلامتی کونسل میں پیش کی جانے والی ہے جبکہ شامی اسرائیلی سرحدی واقعات پر غور کرنے کے لئے کونسل کا اجلاس منعقد ہونے والا ہے۔

متن کا مسودہ ہندوستان کے سر بینیگل راؤ کے حوالہ کر دیا گیا۔ جنہوں نے اسے نئی دہلی روانہ کر دیا ہے۔ قرارداد کی ایک دفعہ کے ماتحت انخلاء شدہ منطقہ سے فوجوں کے فوری انخلاء کا مطالبہ کیا گیا ہے اطلاع کے مطابق اس منطقہ میں فوجیں اس وقت موجود ہیں

شاہ فاروق کی شادی کی تقاریب

قاہرہ ۵ مئی۔ مصر کے تمام حصوں سے قاہرہ میں ہزاروں کی تعداد میں لوگ جمع ہو رہے ہیں جو کل ٹیلی ویژن پر شاہ فاروق کی شادی کی تقریب کے مناظر دیکھیں گے۔ مصر میں ٹیلی ویژن پہلی دفعہ فرانسیسی ماہرین نے لگایا ہے تاکہ محل کی رسوم ان پردوں پر دکھائی جا سکیں جو شہر کے مختلف چوکوں میں لگائے گئے ہیں۔

قاہرہ اور اسکندریہ میں وسیع پیمانہ پر جشن منانے کے انتظامات کئے گئے ہیں۔ اس موقعہ پر صوبوں سے لوگوں کے دارالحکومت میں آنے کی ہمت افزائی کے لئے ریلوے کے کرایہ کی شرح میں ۷۵ فیصدی تخفیف کر دی ہے

۵۰۰۰ غریبوں کو مفت کھانے تقسیم کئے جائیں گے اور انہیں نقد ۱۰۰۰ پاؤنڈ کی رقم تقسیم کی جائے گی۔ غریب کاشتکاروں میں سرکاری اراضی سے ۱۱۰۰ ایکڑ زمین ایک مکان کچھ مویشی اور پانچ پاؤنڈ نقد تقسیم کئے جانے والے ہیں۔ (داسٹار)

نایاب کتب سلسلہ

دفتر ہذا میں بعض نایاب کتب موجود ہیں جو دوست مشتاق ہوں دفتر ہذا سے خط و کتابت فرمائیں یا خود تشریف لائیں۔ مینیجر

مسجد نبویؐ کو کسی قسم کا خطرہ نہیں

کراچی ۵ مئی۔ موتمر عالم اسلامی کا تین افراد پر مشتمل جو وفد مکہ مکرمہ گیا تھا اس نے واپسی پر اپنی رپورٹ میں بتایا کہ مسجد نبویؐ کو کسی قسم کا کوئی خطرہ نہیں ہے۔ مسجد نبوی کے بیرونی ستونوں میں کچھ شگاف تھے۔ انجینیروں نے ان کے گرد پیتل کی چادریں چڑھادی ہیں جو بیحد خوبصورت نظر آتی ہیں جن انجینیروں کے سپرد مسجد نبویؐ کی دیکھ بھال اور مرمت کی نگرانی کا کام ہے۔ انہوں نے اس امر کی اطلاع دی ہے کہ مسجد نبوی کی بنیادیں از حد مضبوط اور مستحکم ہیں

رپورٹ میں اس امر کا اظہار بھی کیا گیا ہے کہ مسجد نبویؐ میں توسیع کے لئے حکومت سعودی عرب نے ایک بہت ہی جامع سکیم مرتب کر لی ہے جس پر بہت جلد عمل شروع ہو جائے گا۔ اس کے لئے مصالحہ وغیرہ جمع کیا جا رہا ہے۔

چین کو سامان جنگ دیا جائے

لیک سکیس ۴ مئی۔ آج یو۔ این۔ او میں امریکہ کے نائب نمائندہ مسٹر ارنسٹ گراس نے یہ تجویز رکھ دی کہ کمیونسٹ چین کو اسلحہ نقل اور جنگ دفاعی ساز و سامان کی برآمد بالکل روک دینی چاہئے۔

امریکی نمائندے نے یہ تجویز جنرل اسمبلی کی ...... منظوری کمیٹی کے سامنے رکھی۔ تجویز پر مختلف ممالک کے نمائندوں نے اپنے نقطہ نظر کا اظہار کیا۔ ابھی تک اس مسئلہ پر رائے شماری نہیں ہوئی۔